سوال

(213)رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں بعد رکوع کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں مسئلہ سمجھنے کی غرض سے چند ایک عبارات پیش خدمت ہیں کچھ وقت نکال کر وضاحت فرما دیں شکراً جزیلاً جزاک ا خیراً۔

«عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ ا ﷺ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِیَمِیْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ» النسائی جلد 1 ص 105 کتاب افتتاح باب وضع الیمین علی شمال فی الصلوۃ)

اور نیز مسلم شریف ص ۱۹۰ کی روایت میں آپ ﷺ سے طویل دعا مروی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں کہتے ہیں : ثُمَّ قَامَ طَوِیْلاً قَرِیْبًا مِنَ الرُّکُوْعِ الحدیث (صحیح ابو عوانہ ص136 ج2) (رکوع کے بعد رکوع کے قریب لمبا قیام فرمایا تو ہاتھ باندھنے ضروری ہوئے) اور حنفی عالم علامہ ابوبکر کاسانی اپنی کتاب بدایع الصنائع ص ۵۲ ج ا میں لکھتے ہیں ''وَکَذٰلِکَ مَرْوِیٌّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا یَضَعُهُمَا کَمَا یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی یَسَارِهٖ فِی الصَّلٰوةِ'' اور علامہ عبدالحی لکھنوی اس مسئلہ سے متعلق طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں کہ ''... لاَ مُضَائَقَةَ فِیْ اِخْتِیَارِهٖ بَعْدَ ظُهُوْرِ مُوَافَقَتِهٖ'' (شرح الوقایہ ج 1 ص 159) ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد رکوع قیام کی صورت میں ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور رسول اللہ ﷺ سے قولاً ، فعلاً ، تقریراً بھی ثابت ہے جبکہ رفع الیدین نماز میں صرف فعلاً اور تقریراً ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے لیے دلیل پیش فرمائی ہے :

«عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ ا ﷺ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِیَمِیْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ» النسائی-کتاب الافتتاح ج 1 ص 105)

''وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑتے تھے'' انتہی ۔

آپ کی دلیل کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ جو لفظ آپ نے ذکر فرمائے وہ واقعی قیام قبل الرکوع اور قیام بعد الرکوع دونوں کو شامل ہیں مگر یہ عموم مراد نہیں بلکہ اس سے صرف خاص قیام قبل الرکوع مراد ہے اس کی دلیل یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے جس کے لفظ صحیح مسلم ج ا ص ۱۷۳ اور مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۸ ، ۳۱۷ میں یوں ہیں

«''عَنۡ أَبِیۡهِ وَائِلِ بۡنِ حُجۡرٍ أَنَّه رَأَی النَّبِیَّ ﷺ رَفَعَ یَدَیۡهِ حِیۡنَ دَخَلَ فِی الصَّلاَةِ کَبَّرَ وَصَفَ هَمَامٌ حِیَالَ أُذُنَیۡهِ ، ثُمَّ الۡتَحَفَ بِثَوۡبِه ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الۡیُمۡنٰی عَلَی الۡیُسۡرٰی ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنۡ یَرۡکَعَ أَخۡرَجَ یَدَیۡهِ مِنَ الثَّوۡبِ ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا''»

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا جب نماز میں داخل ہوئے رفع الیدین کیا اللہ اکبر کہا ہمام (حدیث کا راوی ہے) نے اپنے کانوں کے برابر کر کے دکھایا پھر آپ نے اپنے کپڑے کو لپیٹا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا کپڑے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو نکالا پھر رفع الیدین کیا'' الحدیث ۔

اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ ''ثم'' اورفاء دونوں ترتیب کےلیے آتے ہیں تو آپ «ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الۡیُمۡنٰی عَلَی الۡیُسۡرٰی ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنۡ یَرۡکَعَ» الخ کے الفاظ پر غور فرمائیں توبخوبی سمجھ جائیں گے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور رکوع کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا ہے تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ ان کی حدیث کے الفاظ «رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللہِ ﷺ إِذَا کَانَ قَائِمًا قَبَضَ» الخ اور الفاظ «رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللہِ ﷺ وَاضِعًا یَمِیۡنَه عَلٰی شِمَالِه فِی الصَّلاَةِ» نیز الفاظ «وَرَأَیۡتُه مُمۡسِکًا یَمِیۡنَه عَلٰی شِمَالِه فِی الصَّلاَةِ» سے مراد قیام قبل الرکوع ہے ۔

پھر صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۲ میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ ہیں :

«قَالَ : أَتَیۡتُ الۡمَدِیۡنَةَ ، فَقُلۡتُ : لَأَنۡظُرَنَّ إِلٰی صَلاَةِ رَسُوۡلِ اللہِ ﷺ ، فَرَأَیۡتُ حِیۡنَ افۡتَتَحَ الصَّلاَةَ کَبَّرَ ، فَرَفَعَ یَعۡنِیۡ یَدَیۡهِ فَرَأَیۡتُ إِبۡهَامَیۡهِ بِحِذَائِ أُذُنَیۡهِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَه بِیَمِیۡنِه ، ثُمَّ قَرَأَ'' ۔ ثُمَّ ذَکَرَ الۡحَدِیۡثَ»

یہ الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا چنانچہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ان الفاظ پر باب منعقد فرمایا ہے «بَابُ وَضۡعِ الۡیَمِیۡنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلاَةِ قَبۡلَ الۡقِرَأَةِ» تو امام صاحب موصوف ان الفاظ کے ساتھ باب منعقد فرما کر اشارہ کر رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ جہاں کہیں عام وارد ہوئے ہیں مثلاً

''إِذَا کَانَ قَائِمًا'' اور ''فِی الصَّلاَةِ'' ان سے مراد قیام فی الصلوٰۃ قبل القراءۃ ہی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص 185

محدث فتویٰ